سوال

(177)نماز قصر کے متعلق وضاحت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز قصر کے متعلق وضاحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سسرالی یا قریبی متعلقین میں پہنچنے کے بعد اگر دونوں مقاموں کے درمیان مسافت قصر متحقق ہے اور مدت قصر (مع اختلاف الاقوال) سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں، تووہاں جانے والا شرعاً مقیم نہیں ہے۔ بلکہ مسافر ہی ہے، اس لیے اس کو وہاں قصر کرنا چاہیے۔ یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے اور تمام ضروری نہیں ہے۔ سسرال یا قریبی رشتہ داروں کا یہ وطن جانے والے کے حق میں نہ تو اصلی وطن ہے نہ وطن الاقامہ۔ (آپ کا اصلی وطن مبارکپور ہے اور وطن الاقامہ علی گڑھ)۔

حضرت عثمان کے منی میں اتمام صلوۃ کی بہت سی وجہیں بین کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''إنی تاَملت بمکة منذقدمت، وإنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: من تاَمل فی بلد، فیصل صلوۃ المقیم (فتح الباری 2/664) لیکن إسنادہذاالحدیث ضعیف جب بنیاد کمزور ہے، تواس سے استنباط کردہ مسئلہ بھی کمزور ہوگا۔

ثانیاً: سسرال میں جانے یا قریبی رشتہ داروں کے یہاں جانے پر تاَمل فی بلد نہیں صادق آتا۔ پاکستان ہجرت کرجانے کے بعد جب کہ ہند میں اسکوقانوناًاقامت وسکونت پذیر ہونے کی اجازت نہ ہواور میعاد مقررہ تک ہی ٹھہر سکتا ہے، توپاکستان کے جس شہر میں وہ رہنے لگا ہو، تووہی اس کا وطن اصلی ہوگیا اور ہند میں اس کا سابق وطن، وطن نہیں رہ گیا۔ وہ وطن اصلی وہ وطن الاقامت۔ اب ماں باپ وغیرہ سے ملنے کےلیے چند دن (مدت قصر) کے واسطے سابق وطن میں آئے تواس کو قصر ہی کرنا چاہیے یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے۔ اتمام صلوۃ ضروری نہیں۔ کیوں کہ وہ اب مسافر ہی ہے۔ واللہ اعلم۔ (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمدامین اثری ص: 65 66)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 268

محدث فتویٰ